بروز جمعرات مورخہ 26/اکتوبر 2017ء بوقت شام چار بجے منعقد ہونے والے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اجلاس کی

ترتیب کارروائی۔

1۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

2۔ **وقفہ سوالات۔**

(علیحدہ فہرست میں مندرج محکمہ تعلیم،اور محکمہ منصوبہ بندی وترقیات
سے متعلق سوالات دریافت اوران کے جوابات دیئے جائیں گے)

3۔ **توجہ دلاؤ نوٹس**

علیحدہ فہرست میں مندرج توجہ دلاؤ نوٹسوں سے متعلق سوالات دریافت اوران کے زبانی جوابات دیئے جائیں گے۔

4 ۔ **غیر سرکاری کارروائی۔**

I)۔ **قرارداد نمبر 143 منجانب:۔پرنس احمد علی صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ بلوچستان میں تعمیراتی کاموں میں شیڈول (Rates) نافذالعمل ہونے کے باوجود ترقیاتی کام پر تمیم ریٹس پر دیئے جارہے ہیں جوکہ نہ صرف قانوناً بین الاقوامی معیار کے برخلاف ہے بلکہ اس کی وجہ سے معاشی ترقی کامعیار بھی سست روی کا شکار ہے اب چونکہ بلوچستان میں سی پیک کے تحت ترقیاتی کاموں کا جال بچھایا جارہا ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ 1998 کے ترقیاتی کاموں کے ریٹس تبدیل کرکے نئے ریٹس (Rates) یعنی 2017 کوفوری طورنافذالعمل کرنے کو یقینی بنائے۔

II)۔ **قرارداد نمبر 144 منجانب:۔محترمہ یاسمین لہڑی صاحبہ رکن صوبائی اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ مہرگڑھ کی تہذیب کاشمار9000 سال قبل مسیح کی انسانی تاریخ کی قدیم ترین تہذیبوں میں ہوتا ہے۔ جو نہ صرف بلوچستان کی تہذیب ہے بلکہ بین الاقوامی ورثہ بھی ہے کوجس بے دردی سے تباہ وبربادکیا گیا ہے۔کی نظیر نہیں ملتی اس کی حفاظت،تحقیق اور پذیرائی کے لئے خصوصی انتظامات کرکے دنیا کو یہ پیغام دیا جائے کہ یہاں کے عوام صحیح سمت میں ایک مہذب معاشرہ کی جانب رواں دواں ہے اس کے علاوہ صوبہ کے دیگر علاقوں جن میں ژوب،کیچ، تربت،تمبو، چھلگری، سبی،کوئٹہ، بارکھان، موسیٰ خیل لورالائی، لسبیلہ، قلعہ سیف اللہ شامل ہیں، میں بھی تاریخی ورثے پائے جاتے ہیں۔جوکہ نہ صرف صوبہ بلکہ آنے والی نسلوں کی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرسکتے ہیں

کی حفاظت کے لئے محکمہ آثارقدیمہ (Archives Department) کوفعال کردار ادا کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہئے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ قدیم قیمتی ورثہ مہرگڑھ کی حفاظت، تحقیق اور پذیرائی کے سلسلے میں خصوصی اقدامات اُٹھانے کے ساتھ ساتھ صوبہ کے دیگر علاقوں میں پائے جانے والے تاریخی ورثے کی حفاظت کے لیئے بھی خصوصی اقدامات اٹھائے جائیں۔

III)۔ **قرارداد نمبر 145 منجانب محترمہ ثمینہ خان صاحبہ رکن صوبائی اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ ایئرپورٹ تا کوئٹہ روڈ گاڑیوں کی اسپیڈ مانیٹرنگ کا کوئی سسٹم وضع نہیں کیا گیا ہے جس کی بناء آئے روز مذکورہ روڈ پر ٹریفک حادثات رونما ہورہے ہیں۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے۔کہ وہ موٹروے پولیس کو ایئر پورٹ تا کوئٹہ شہر روڈ پر اسپیڈ مانیٹرنگ کے لیئے سسٹم وضع کرنے کی ہدایت کرے۔تاکہ ٹریفک حادثات کا سدباب ممکن ہوسکے۔

IV)۔ **قرارداد نمبر 146 منجانب:۔جناب عبدالمجید خان اچکزئی رکن صوبائی اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ LIEDA کا قیام 1984ء میں عمل میں لایا گیا تھا جس کا مقصد صوبہ میں صنعتوں کا قیام ان سے آمدن میں اضافہ افرادی قوت اور صوبہ میں روزگار کے مواقع فراہم کرنا تھا تاہم مقتدر حلقوں نے صنعت کاروں کے مفاد میں صنعتوں کا قیام توصوبہ بلوچستان میں کیا تاہم ان کے ہیڈ کوارٹرز کراچی میں قائم کئے گئے۔ستم ظریفی تو یہ ہے کہ حکومت پاکستان نے ان صنعتوں سے حاصل کردہ آمدن پر انکم وسیلز ٹیکس کراچی میں جمع کرنے کا قانون وضع کیا ہے جس سے صوبہ بلوچستان کو مذکورہ صنعتوں کے قیام سے کوئی مالی استفادہ حاصل نہیں ہورہا ہے جبکہ سالانہ 140 بلین روپے سیلز وانکم ٹیکس کی مد میں صوبہ سندھ کے اکاؤنٹ میں جمع ہورہے ہیں جسکی وجہ سے ہماری صنعتوں سے انکم وسیلز ٹیکس کی آمدنی کا حصہ صوبہ سندھ کو این۔ایف۔سی۔ایوارڈ کی صورت میں مل جاتا ہے جوکہ بلوچستان صوبہ کے ساتھ سراسر ناانصافی وزیادتی کے مترادف ہے۔ اٹھارویں ترمیم کے بعد حکومت بلوچستان کومذکورہ آمدن کی صوبہ منتقلی کے لئے ضروری قانون سازی کرنی چاہئے تھی جوکہ نہیں کی گئی۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کی مذکورہ شق کوفوری طورپر ختم کرتے ہوئے (LIEDA) لیڈا کے تحت حب میں قائم صنعتوں کے زونل دفاتر کوحب میں منتقل کرنے کا حکم صادر کرے۔تاکہ ان صنعتوں سے حاصل ہونے والی آمدن سے صوبہ بلوچستان استفادہ حاصل کرسکے۔

کوئٹہ
مورخہ 26 اکتوبر 2017ء

سیکریٹری
بلوچستان صوبائی اسمبلی